Zakat Foundation of India (Registered Trust)
ज़कात फ़ाउण्डेशन ऑफ़ इण्डिया (रजि० ट्रस्ट)
زکوۃ فائونڈیشن آف انڈیا (رجسٹرڈ ٹرسٹ)

God helps those who help His cause

Registered under section 80 G of Income Tax Act & Foreign Contribution regulation Act (FCRA)

PRESIDENT
Dr. Syed Zafar Mahmood

VICE PRESIDENTS
S. M. Shakil
Asrar Ahmed
Anisur Rahman

SECRETARY
Dr. S. Najmus Salam Jalali

TRESURER
Qayamuddin

JOINT SECRETARIES
Irfan Baig
Mumtaz Najmi

MEMBERS
Dr. Mohd. Adil Jamal
Mirza Qamarul Hasan Beg
Kamal Akhter
S. Shabahat Hussain
Shamimuddin
Rafiuddin Makki

OVERSEAS CO-ORDINATORS
Dr. Jafer Qureshi
Dr. Syed Saad Mahmood

۱۹ جون، ۲۰۱۱ء

محترم جناب سلمان خورشید صاحب۔

وقف ترمیمی بل ۲۰۱۱ کی بابت ۱۳ جون ۲۰۱۱ کو ارسال کردہ آپ کا مکتوب موصول ہوا، شکریہ۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل نکات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ وقف سے متعلق مشترکہ پارلیمانی کمیٹی

(الف) وقف سے متعلق مشترکہ پارلیمانی کمیٹی لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے اراکین کی ایک بڑی تعداد پر مشتمل تھی۔ آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ یہ دونوں ایوان جمہوری قدروں کی نمائندگی کرنے والے اعلیٰ ترین اور مقدس ادارے ہیں، جن کا کسی بھی دوسرے ادارے یا شخصیت سے کوئی موازنہ نہیں ہے۔ مشترکہ پارلیمانی کمیٹی نے وقف سے متعلق تمام پہلوؤں کا دو سال تک جائزہ لیا اور ۲۰۰۸ میں اپنی رپورٹ مکمل کی۔ کمیٹی نے پورے ملک کا دورہ کیا، تمام متعلقہ لوگوں سے بات چیت کی اور ان کا موقف سنا۔ اور ان ساری باتوں پر غور کر کے اپنی رپورٹ تیار کی، اور وہ تجاویز پیش کیں جو سب کی سب وقف ترمیمی بل میں شامل کئے جانے کی مستحق ہیں۔

(ب) لیکن جناب عالی! آپ کہتے ہیں کہ <u>''ہمارے جمہوری نظام میں کوئی بھی ایک جماعت عقل وحکمت کی دعوے دار نہیں ہوسکتی، جس میں، میں ادب کے ساتھ، سچر کمیٹی اور جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کو بھی شامل کرتا ہوں۔''</u> خدا کرے کہ آپ کی یہ بات محض قلم کی لغزش ہی ہو۔ ہمیں امید ہے کہ آپ یقیناً اس بات کے قائل ہوں گے کہ پارلیمنٹ منتظمہ سے بالاتر ہے، خواہ وہ اقلیتی امور کی وزارت اور وزارت قانون کے وزیر یا افسران ہی کیوں نہ ہوں۔ پارلیمنٹ کے تئیں منتظمہ کی کم سے کم اخلاقی ذمہ داری یہ ہے کہ جب کوئی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے تو متعلقہ وزیر اس کے سامنے یہ وضاحت کرے کہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات اس کے پیش کردہ بل میں کیوں شامل نہیں کی گئیں۔ لیکن وقف بل ۲۰۱۰ کے معاملہ میں، جیسا کہ ریکارڈز سے پتہ چلتا ہے، ایسا نہیں کیا گیا۔ وقف بل ۲۰۱۰ کے ساتھ منسلک ''اسٹیٹمنٹ آف آبجیکٹس اینڈ ریزنس'' بھی اس بارے میں خاموش ہے کہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی اکثر سفارشات بل میں شامل کیوں نہیں ہیں۔

۲۔وزیر اعظم کی اعلیٰ سطحی کمیٹی (جسٹس سچر کمیٹی)

کہنے کی ضرورت نہیں کہ ۲۰۰۶ میں وزیر اعظم کو پیش کی گئی سچر کمیٹی کی رپورٹ کی زیادہ تر سفارشات کو جے پی سی رپورٹ میں جگہ ملی ہے اور کئی نکات تو ہو بہو لے لئے گئے آپ نے اس بات کو پسند کیا ہوگا کہ مسلمانان ہند کے سماجی، اقتصادی اور تعلیمی حالات پر رپورٹ تیار کرنے کے لئے وزیر اعظم نے اپنی ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی، جو سچر کمیٹی کے نام سے معروف ہوئی۔ کمیٹی کی سربراہی ایک سابق چیف جسٹس نے کی اور سماجیات، اقتصادیات، تعلیم، مینجمنٹ اور منصوبہ بندی کے ماہرین اس کے ممبر تھے۔ قومی سطح کے تیس کنسلٹنٹ حضرات کی معاونت اس کمیٹی کو حاصل تھی۔ اٹھارہ مہینے تک اس نے ملک بھر کے عوام، سینکڑوں اداروں، سروے کرنے والی تنظیموں، حکومت کے اداروں، ریاستی وقف بورڈوں، سینٹرل وقف کاؤنسل، اوقاف کے متولیوں، اور سول سوسائٹی کے کارکنان سے اطلاعات جمع کیں۔ کمیٹی نے پورے ملک کا دورہ کیا، متعلقہ لوگوں سے گفتگو کی اور گول میز کانفرنسیں منعقد کیں۔ بہت خوبی کے ساتھ تیار کئے گئے درجنوں تحقیقی مقالوں پر غور کیا۔ سچر کمیٹی کے سارے ریکارڈز آپ کی وزارت میں جمع ہیں۔ اس کا ایک سیٹ دہلی کے تین مورتی ہاؤس کی نہرو میموریل لائبریری میں بھی موجود ہے۔ آپ کی وزارت کو سچر کمیٹی سفارشات کے نفاذ کی نگرانی کے لئے ذمہ دار بنایا گیا ہے۔ آپ کی وزارت کی ویب سائٹ پر سچر رپورٹ اور اس کے نفاذ کو نمایاں کر کے پیش بھی کیا گیا ہے۔

۳۔"جے پی سی اور سچر کمیٹی عقل وحکمت کی اجارہ دار نہیں"

(الف) آپ کے مکتوب مورخہ ۱۳ جون ۲۰۱۱ میں، جس کا اس وقت جواب دیا جا رہا ہے، سچر کمیٹی کو (جے پی سی کے ساتھ بریکٹ میں رکھ کر) یہ کہتے ہوئے نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ یہ دونوں کمیٹیاں "عقل وحکمت پر اجارہ داری کا دعویٰ نہیں کر سکتیں"۔

(ب) ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ وقف بل ۲۰۱۰ کا مسودہ تیار کرتے ہوئے آپ جے پی سی اور سچر کمیٹی کی عقل وحکمت کو کس کے موازنہ میں تول رہے ہیں؟ کیوں کہ پارلیمنٹ کی تائید یافتہ جے پی سی اور وزیر اعظم کی ایما پر بنی سچر کمیٹی نے وقف کے تحفظ کے لئے جتنی جدوجہد اور دماغ سوزی کی ہے، اتنا غور وفکر اور عملداری حکومت کی طرف سے کسی بھی فرد یا ٹاسک فورس نے نہیں کیا ہے۔

(پ) کیا آپ ان دونوں کمیٹیوں کے تین سال سے زائد کی کارکردگی وتدبر کا موازنہ اقلیتی امور اور قانون کی وزارتوں کے چند افسران سے کر رہے ہیں؟ کیا اسی بنیاد پر آپ نے وقف کی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی اور وزیر اعظم کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کی اہمیت کو درکنار کر دیا؟

(ت) کیا آپ کو یقین ہے کہ ان دونوں کمیٹیوں کی اعتباریت اور افادیت کے بارے آپ کے اس موقف کو واقعی حکومت ہند اور کانگریس پارٹی نیز یو پی اے کی تائید حاصل ہے؟

۴۔کیا جے پی سی اور سیلکٹ کمیٹی یکساں مقام واہمیت کی حامل نہیں ہیں؟

ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی کہ آپ نے راجیہ سبھا کی سیلکٹ کمیٹی کی اہمیت کا ذکر کیا، جس کے سپرد وقف بل ۲۰۱۰ کیا گیا ہے۔ لیکن وقف سے متعلق جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی (جس میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ایوانوں کے ممبران شامل ہیں) کے بارے میں آپ کہتے ہیں کہ **"عقل وحکمت پر اس کی اجارہ داری نہیں ہے۔"** کیا اس سے آپ کی سوچ کا تضاد ظاہر نہیں ہوتا؟ ہمیں یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آپ اس تضاد کی کیا وجہ بتائیں گے۔

۵۔ سینٹرل وقف کاؤنسل اور وزارت قانون کا رول

جے پی سی اور سچر کمیٹی کی سفارشات کو وقف بل ۲۰۱۰ میں شامل کرنے کے سلسلے میں سینٹرل وقف کاؤنسل کی کسی فل میٹنگ میں نکتہ بہ نکتہ اور دفعہ وار کوئی غور کبھی نہیں کیا گیا۔ تاہم آپ کی وزارت کے ریکارڈ کے مطابق اگر کاؤنسل نے جے پی سی اور سچر کمیٹی کی سفارشات کے خلاف اتفاق رائے سے کوئی فیصلہ لیا ہے تو اس میٹنگ کی روداد کی ایک کاپی فراہم کرنے کی ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی جاننا چاہیں گے کہ کاؤنسل کی یہ متفقہ منفی رائے کیا مرکزی کابینہ کے سامنے پیش کی گئی، جبکہ مرکزی کابینہ سچر کمیٹی کی سفارشات کو پہلے ہی منظوری دے چکی تھی۔ اس سلسلے میں وزارت قانون کے ذریعہ دی گئی رائے کی ایک کاپی بھی براہ مہربانی ہمیں فراہم کریں۔ یہ درحقیقت مسلم کمیونٹی کے افراد کی حیثیت سے ہمارے لئے اور اوقاف کے دیگر خیر خواہوں کے لئے اس لحاظ سے ضروری ہے کہ ہم نے بھی ان مسائل سے متعلق معتبر قانونی آراء حاصل کی ہیں۔

۶۔ اوقاف کے لئے الگ کیڈر کی تشکیل کا مسئلہ

(الف) وقف بورڈوں کے سی ای اوز کے سلسلے میں سچر کمیٹی نے مندرجہ ذیل مشاہدہ پیش کیا ہے:

ریاستی حکومت کے ذریعہ وقف بورڈ کا سی ای او مقرر کرنے کے لئے قانون میں متعلقہ فرد کی لیاقت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ پایا گیا ہے کہ جہاں چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر سرکاری عملہ میں اعلیٰ رینک والا نہیں ہے وہاں وقف بورڈ کے مفادات متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ <u>چیف ایگزیکیوٹیو آفیسر فل ٹائم ہو اور ریاستی حکومت کے اعلیٰ افسران کے مساوی درجہ کا ہو۔ معیار مطلوب یہ ہے کہ یو پی ایس سی کے توسط سے بھرتی ہونے والے کل ہند یا مرکزی سروس کے کسی فرسٹ کلاس آفیسر کو سی ای او مقرر کیا جائے۔</u>

یہ بات ریاستی وقف بورڈوں اور سینٹرل وقف کاؤنسل کے امور کی انجام دہی کے لئے افسران کے ایک نئے کیڈر کی تشکیل کے لئے کافی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پورے ملک میں وقف امور کی انجام دہی کے لئے تقریباً ۲۰۰ گروپ اے افسران کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حکومت یو پی ایس سی کے ذریعہ بھرتی ہونے والے ایک نئے کیڈر کی تشکیل کر سکتی ہے تاکہ وہ اوقاف کے مخصوص امور موثر طور پر انجام دے سکیں۔ ان افسران کو اسلامی قانون اور اردو زبان کا اچھا علم ہو، کیوں کہ وقف سے متعلق اکثر وقف دستاویزات اردو زبان میں ہی ہیں۔

(ب) ریاستی وقف بورڈوں میں سی ای او اور دیگر اہم عہدوں کے لئے نیز سینٹرل وقف کاؤنسل میں مختلف عہدوں پر لائق عہدیداران کو مقرر کرنے کے لئے ایک الگ کیڈر تشکیل کرنے کی یہ اہم سفارش غالباً وزارت برائے اقلیتی امور کو راس نہیں آئی۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے حق اطلاع قانون کے تحت اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے۔ وزارت نے ہمیں ان اسباب کو بتانے سے انکار کر دیا جن کی وجہ سے اس نے اس سفارش کو کیبنٹ کی منظوری کے لئے نہیں بھیجا۔ پھر سینٹرل انفارمیشن کمیشن کے احکامات پر ہم نے وزارت کی متعلقہ فائلوں کا معائنہ کیا اور یہ پایا کہ ایک ڈپٹی سکریٹری ویریندر سنگھ نے ایک مختصر اور مبہم نوٹ اس تجویز کے بارے میں لکھ دیا کہ یہ ''لائق عمل نہیں ہے''۔ ریکارڈز سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے آگے اس مسئلہ پر وزارت میں کسی بھی سطح پر کوئی تبادلہ خیال نہیں ہوا۔ (اگر وزارت کے ریکارڈز سے کوئی بات اس سے مختلف ثابت ہوتی ہو تو براہ مہربانی ہمیں اس کی نقل فراہم کی جائے)۔ اس طرح سچر کمیٹی کی یہ بنیادی سفارش کیبنٹ کی سطح تک ڈپٹی سکریٹری کے اسی نوٹ کی نذر ہوتی گئی۔

(پ) ہم نے زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کی طرف سے اس مسئلہ پر دستوری التزامات کی روشنی میں گہرائی سے تحقیق کی ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ نہ صرف ویریندر سنگھ کی رائے پوری طرح مسترد کئے جانے کے لئے لائق ہے، بلکہ یہ بھی کہ سچر کمیٹی کی سفارش دستوری لحاظ سے بڑی مضبوط ہے۔ اس اہم ایشو پر اگر آپ سنجیدگی سے توجہ دینا چاہیں گے تو اس سلسلے میں الگ سے تفصیلی تحریر آپ کو بھیج کر ہمیں خوشی ہوگی۔

(ت) ہم نے حق اطلاع قانون کے تحت آپ کی وزارت سے یہ بھی گزارش کی تھی کہ اگر وہ اوقاف کے امور کے لئے خصوصی کیڈر (جسے انڈین وقف سروس کہا جا سکتا ہے) تشکیل کرنے کی سچر کمیٹی کی تجویز کو قبول نہیں کر رہی ہے تو وقف بورڈوں میں سی ای او وغیرہ اور سینٹرل وقف کاؤنسل کے اہم عہدوں کے لئے مسلم افسران کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے (جو کہ قانونی طور سے ضروری ہے) اس نے دوسرا کیا طریقہ کار اپنانے کا فیصلہ کیا ہے؟ آپ کی وزارت نے ۲۰۰۹ میں (سچر رپورٹ داخل ہونے کے تین سال بعد) یہ جواب دیا تھا کہ ''یہ معاملہ زیر غور ہے''۔ اس لئے، جناب عالی! اگر پچھلے پانچ سال میں آپ کی وزارت نے وقف بورڈوں میں سی ای او وغیرہ عہدوں پر تقرری کے لئے مطلوبہ معیار کے مسلم افسران کی مستقل دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے کوئی طریقہ وضع کر لیا ہو تو وزارت کے اس فیصلہ کی ایک نقل براہ مہربانی ہمیں فراہم کریں۔

۷۔ زکوٰۃ فاؤنڈیشن کا ۲۱ نکاتی کتابچہ

آپ کی آسانی کے لئے ہم زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا کا تیار کردہ پچاس صفحاتی وہ تفصیلی چارٹ کا کتابچہ ایک بار پھر اس مکتوب کے ساتھ منسلک کر رہے ہیں جس میں وزارت کے ذریعہ لئے گئے وقف بل سے متعلق فیصلوں کا سچر کمیٹی کی اور جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی سفارشات سے نکتہ بہ نکتہ اور دفعہ وار موازنہ کیا گیا ہے۔ اس کتابچہ کو وقف سے متعلق راجیہ سبھا کی سیلکٹ کمیٹی کے تمام ممبران کو بھی بھیج دیا گیا ہے۔ ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ بھی تمام نکات کا اسی طرح نکتہ بہ نکتہ اور دفعہ وار یہ جواب عنایت فرمائیں کہ آپ کی وزارت آخر کیوں وقف سے متعلق جے پی سی اور وزیر اعظم کی ہائی لیول کمیٹی (سچر کمیٹی) کی اہم سفارشات کو نظر انداز کرنا چاہتی ہے۔ جناب عالی ہمیں یہ بھی بتانے کی تکلیف کریں کہ ان دونوں اعلیٰ سطحی کمیٹیوں کی سفارشات کس طرح (آپ ہی کی اصطلاح کا استعمال کرتے ہوئے) **''اقلیتوں کے حقوق کی حدود''** کی ان دیکھی کرتی ہیں۔ جبکہ ملک کی اقلیتیں اور ان کے بہی خواہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کے وزیر برائے اقلیتی امور ہونے کے ناطے آپ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ ملک کی اقلیتوں کے حقوق کی باگ ڈور سنبھالیں نہ کہ اقلیتوں کے حقوق کی **حدود کو بڑھاوا دینے پر زور دیں۔**

۸۔ لفظ کمیونٹی کی تعریف

ہم آپ کی توجہ وقف بل ۱۹۹۵ کے سیکشن ۳ کے کلاز (r) کی طرف بھی دلانا چاہیں گے۔ اس میں ایک فاش غلطی ہے۔ واقف کی جگہ لفظ وقف لکھا ہوا ہے۔ وقف بل ۲۰۱۰ میں اس غلطی کو درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ایک اور التزام نئے وقف بل میں تجویز کیا گیا ہے، جس کا تعلق (r)3 سے نہیں ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ''جب متولیوں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا تو وقف کی آمدنی کمیونٹی کی فلاح و بہبود ترقی اور تعلیم پر خرچ کی جائے گی۔''

(ب) لیکن لفظ کمیونٹی کی تعریف وقف بل ۱۹۹۵ یا وقف بل ۲۰۱۰ میں کہیں نہیں کی گئی ہے۔ اس سے مستقبل میں قانونی موشگافی کا راستہ کھل سکتا ہے اور غیر ضروری طور پر اس لفظ کی تعبیر کا تنازعہ کھڑا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمارا خیال یہ ہے کہ اس میں لفظ مسلم کا اضافہ کر کے 'مسلم کمیونٹی آف انڈیا' لکھا جائے۔

۹۔ جمعہ کے خطبات

آپ نے لکھا ہے کہ امام صاحبان جمعہ کے خطبوں میں وقف بل ۲۰۱۰ پر بات کر کے پیچیدگیاں پیدا کر رہے ہیں۔ ہم آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتے ہیں کہ گزشتہ چودہ سو سالوں سے ساری دنیا میں ہوتے آرہے جمعہ کے خطبوں کا مقصد ہی مسلمانوں کی بہتری کے موضوعات پر انہیں باخبر کرانا اور ان کی رہنمائی کرنا ہے۔ اس لئے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ وقف جیسے اہم مذہبی مسئلہ پر جمعہ کے خطبوں میں بات کرنے کے ''سنگین نتائج'' کیوں کر نکل سکتے ہیں۔

۱۰۔ چار اصول

آپ نے آفاقی اصولوں، قانون سازی کی گنجائش، دستوری اختیار اور آئین کے دفعہ ۱۴ کے ایشو اٹھائے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ممبران پارلیمنٹ اور سابق چیف جسٹس نے بھی ان پہلوؤں کو ذہن میں ضرور رکھا ہوگا۔ پھر بھی اگر جے پی سی یا سچر کمیٹی کی کوئی سفارش ان میں سے کسی بھی اصول کے مغائر ہو تو آپ مہربانی کر کے ہمیں اس کے بارے میں تفصیلاً واقف کرائیں تا کہ ملت اسلامیہ ہند آپ کے اعتراضات پر غور کر سکے۔

۱۱۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر کو آپ کا خط

ہم نے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مولانا رابع حسنی ندوی صاحب کے نام آپ کے مکتوب مورخہ ۲۷ اپریل ۲۰۱۱ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں آپ نے تین مسئلے اٹھائے ہیں۔ (الف) وقف پراپرٹیز کی منتقلی، (ب) کیا وقف کرنا صرف مسلمانوں تک محدود ہو، (پ) وقف پراپرٹیز کا رجسٹریشن۔۔ ہمارے ذریعہ اٹھائے گئے ۲۱ نکات ان کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے کسی بھی نکتہ کا ذکر آپ نے بورڈ کو لکھے اپنے خط میں نہیں کیا۔ ہم نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ جمعیۃ العلماء ہند کے ایک وفد نے حال ہی میں وزیر اعظم سے ملاقات کی ہے اور وقف بل ۲۰۱۰ میں جے پی سی اور سچر کمیٹی کی سفارشات کو شامل نہ کرنے پر ان کے پاس احتجاج درج کروایا ہے۔

۱۲۔ کیوں نہیں! آپ سے ملاقات سے ہمیں ضرور خوشی ہوگی

ان مسائل پر آپ کے ساتھ میٹنگ کرنے سے پہلے ہمارے لئے خوشی کی بات یہ ہوگی کہ آپ کی طرف سے اس خط کا مجموعی جواب ہمیں موصول ہو جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ باقاعدہ عمل دستوری خاکہ کے تحت اوقاف کے مفادات کو پورا کرنے میں مددگار رہوگا۔

نیک تمناؤں کے ساتھ، آپ کا خیر خواہ

دستخط شدہ

(ڈاکٹر سید ظفر محمود)

صدر، زکوٰۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا

جناب سلمان خورشید صاحب

وزیر برائے اقلیتی امور

حکومت ہند، نئی دھلی